Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
فی پرچہ ۲ آنے

یوم یکشنبہ ۱۰ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴ | ۶ امان ۱۳۳۴ ہش * ۶ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۵۷

سلامتی کونسل میں حکومت مصر کے رویہ کی تعریف

اسرائیل نے مصری چوکی پر حملے کی پہلے سے تیاریاں کی ہوئی تھیں!

نیویارک ۵ مارچ۔ سلامتی کونسل نے اسرائیل اور مصر سے اپیل کی ہے کہ وہ سرحدوں پر امن قائم رکھیں۔ اور طاقت کے استعمال سے گریز کریں۔ یہودیوں کے حالیہ حملے کے خلاف مصر کی شکایت پر غور کرنے کے لئے کل رات سلامتی کونسل کا اجلاس ہوا۔ ابتدائی بحث دیکھیں کے بعد مزید غور اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ جب تک کہ صلح کمیشن اور عارضی صلح کے نگران کمیشن کی رپورٹ مکمل نہ ہو جائے۔ اجلاس ملتوی کرنے کا فیصلہ برطانوی نمائندے کی تجویز پر کیا گیا۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ غازا کے علاقے میں جو حملہ ہوا ہے۔ اس کی ابتدائی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل نے حملے کی تیاریاں پہلے سے کر رکھی تھیں۔ اس قسم کے جارحانہ اقدامات پر برطانیہ کو سخت تشویش لاحق ہے۔ دوسرے ممبران نے بھی اپنی تقریروں میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اشتعال کے باوجود جذبات کو قابو میں رکھنے پر حکومت مصر کی تعریف کی۔ امریکی نمائندے نے کہا۔ اس قسم کی جارحانہ سرگرمیوں کو کسی حال میں بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فرانسیسی نمائندے نے کہا۔ اپنے امن پسند رویہ کے باعث حکومت مصر مبارکباد کی مستحق ہے۔ نمائندے نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ صلح کمیشن کے صدر سے کہا جائے کہ وہ رپورٹ مکمل کرنے کے بعد سلامتی کونسل کے اگلے اجلاس میں بھی شریک ہوں۔ تاکہ کونسل کو دوران بحث میں اصل صورتِ حال سے مطلع کر سکیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

رات درد کی وجہ سے بار بار آنکھ کھلتی رہی اور بے چینی رہی۔ صبح ناشتہ کے بعد اچھی نیند آئی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۵ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۴ مارچ بوقت ۸ بجے شام۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی صبح کے بعد پھر اجابتیں نہیں ہوئیں۔ شام کو ٹمپریچر ۹۸.۲ تھا اور بلڈ پریشر ۱۳۰ تھا۔ بازو کی حسوں میں بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

۵ مارچ بوقت ساڑھے دس بجے صبح۔ شروع رات حضور کو کچھ نیند آئی تھی مگر یکدم ایک بجے رات حضور کی آنکھ شدید درد کی وجہ سے کھل گئی جو ناقابل برداشت تھی۔ اس وقت بلڈ پریشر دیکھا گیا۔ جو ۱۵۲ تھا۔ اس وقت دوائیں وغیرہ دی گئیں تو کچھ سکون ہوا۔ مگر پھر اس درد کی وجہ سے بار بار آنکھ کھلتی رہی اور بے چینی رہی۔ صبح ناشتہ کے بعد پھر حضور کو اچھی نیند آئی ہے — احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں — مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی کل رات تشریف لائے۔

مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے بارے میں

برطانیہ امریکہ اور فرانس میں مشورہ

لندن ۵ مارچ۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ غازا کے علاقے میں مصری چوکی پر اسرائیل کے حملے اور مشرق وسطیٰ کی تمام صورتِ حال کے بارے میں برطانیہ نے امریکہ اور فرانس سے مشورہ کیا ہے۔ اعلان میں ان مشوروں کو تسلی بخش قرار دیا گیا ہے۔

دفاعی معاہدہ پر نوری السعید کو مبارکباد

بغداد ۵ مارچ۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے ترکی کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرنے پر عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید کو مبارکباد دی ہے۔ کل انہوں نے بغداد پہنچنے پر ایک سرکاری بیان میں امید ظاہر کی کہ اس دفاعی معاہدے سے مشرق وسطیٰ کے سارے علاقے میں امن قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ اور یہاں مضبوط دفاعی نظام قائم ہو جانے کے بعد یہاں کی حکومتوں کو ملکی خوشحالی پر زیادہ توجہ دینے کا موقع میسر آ جائے گا۔ مسٹر ایڈن لبنانی لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے آج بغداد سے بیروت جا رہے ہیں۔

موسیو فور کی حکومت کو پہلی شکست

پیرس ۵ مارچ۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو فور کی حکومت کو کل پہلی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب قومی اسمبلی کی مالی کمیٹی نے ملازمین کی تنخواہوں

شاہ حسین نوروز کے سرکاری دورے پر آج تیسرے پہر کراچی پہنچ رہے ہیں

پاکستانی فوج کے طیارے شاہی جہاز کو اپنی حفاظت میں کراچی لائیں گے

کراچی ۵ مارچ۔ پندرہ دن کے اندر اندر اہل پاکستان دوسری بار ایک اسلامی ملک کے حکمران کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ والیٔ اردن شاہ حسین آج سہ پہر نو روزہ دورے پر کراچی پہنچنے والے ہیں۔ ان کی والدہ ملکہ زین بھی ان کے ہمراہ ہوں گی۔ پاکستان فوج کے ۸ جٹ حملہ آور جہاز پچاس میل کے فاصلے سے شاہی جہاز کو اپنی حفاظت میں لے کر کراچی آئیں گے۔ تین بجے سہ پہر جب شاہی جہاز ہوائی اڈے پر پہنچیگا۔ تو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ سب سے پہلے گورنر جنرل جناب غلام محمد شاہی مہمانوں کا استقبال کریں گے۔ اس کے بعد خیر مقدم کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد شاہی اعزاز کے ساتھ ان کی سواری گورنر جنرل ہاؤس پہنچے گی۔ ریڈیو پاکستان ان کی آمد اور استقبال کا آنکھوں دیکھا حال اردو میں نشر کرے گا۔ اس دورے میں وزیر تجارت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ اردن میں پاکستان کے سفیر جناب لال شاہ بخاری اور ان کی بیگم شاہی مہمانوں کے ہمراہ رہیں گے۔ آج شام شاہ حسین وزیر اعظم جناب محمد علی سے ملاقات کریں گے اور رات کو گورنر جنرل ان کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے۔ کراچی سٹی کارپوریشن نے انہیں حقوق شہریت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مصر اور انڈونیشیا میں تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۵ مارچ۔ مصر اور انڈونیشیا میں ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت دونوں ملکوں میں وسیع پیمانے پر ضروری اشیاء کا تبادلہ ہو گا۔ معاہدے کی مدت ایک سال ہو گی۔

م۔ میں افغانے کے لئے ان کے مطالبات کو مسترد کر دیا۔

انڈونیشیا میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ

مبلغ انڈونیشیا حکیم عبد الرشید صاحب ارشد کی تقریر

ربوہ ۵ مارچ مبلغ انڈونیشیا جناب حکیم عبد الرشید صاحب ارشد نے جو انڈونیشیا میں تین سال تک تبلیغ و تربیت کا فریضہ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۰ فروری کو ربوہ واپس تشریف لائے ہیں۔ کل شام محلہ ج کی مسجد میں انڈونیشیا کے تبلیغی حالات پر ایک مفصل تقریر کی۔ آپ نے جماعت کی تبلیغی جدوجہد پر روشنی ڈالنے کے بعد اہل انڈونیشیا کی علم دوستی دینی جذبے اور قبول حق کی صلاحیت کو بہت سراہا۔ اور امید ظاہر فرمائی کہ اگر ہماری تبلیغی مساعی اسی جذبہ اور خلوص کے ساتھ جاری رہیں۔ جیسا کہ بفضلہ تعالیٰ آج کے دم تک جاری ہیں۔ تو پھر انڈونیشیا سارے مشرق بعید میں حقیقی اسلام کو فروغ دینے میں بہت اہم کردار ادا کرے گا۔

* جاکرتا ۵ مارچ اپریل کے مہینے میں انڈونیشیا میں جو ایشیائی افریقی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ افغانستان نے اس میں شرکت کی دعوت قبول کر لی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ر مارچ ۱۹۵۵ء

سائنسی اور علمی تحقیق کا اسلامی طریق

جمہوریہ ترکیہ کے صدر جناب جلال بایار نے پچھلے دنوں کراچی یونیورسٹی کے ایک خصوصی جلسۂ تقسیم اسناد میں (جس میں انہیں ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری پیش کی گئی تھی) تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ لوگ جو اس بات کے متمنی ہیں۔ کہ اسلام کے حقیقی تصورات سے راہ نمائی حاصل کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام ترقی، انسانیت اور تہذیب کا علمبردار ہے۔ اس انتہائی ترقی یافتہ مذہب کے پیرو دنیائے تہذیب اور انسانیت سے کنارہ کش ہو کر الگ تھلگ زندگی بسر نہیں کر سکتے اس مذہب کی بنیادی ہدایتوں میں سے ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ علم حاصل کرو خواہ اس کی خاطر دنیا کے انتہائی دور دراز علاقوں میں ہی کیوں نہ جانا پڑے"

جناب جلال بایار نے ان الفاظ میں ایک نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سائنس اور دیگر علوم کی تحصیل پر اسلام نے اس لئے زور دیا ہے کہ اسلام ترقی انسانیت اور تہذیب کا علمبردار ہے۔ یعنے اسلام کے نزدیک دنیا میں علم کا مقصد انسانیت اور تہذیب کا ارتقاء ہے۔ یعنے اگر علم کے نتیجہ میں انسانیت اور تہذیب کو فروغ حاصل نہ ہو۔ تو پھر ہم اسے علم قرار نہیں دے سکتے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ جدید علمی اور سائنسی تحقیقات کو شریعت کے تابع رکھا جائے۔ یعنی تمام تر تحقیقات کا مدار اس بات پر ہو۔ کہ قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت میں کوئی تضاد نہیں۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کے مؤید ہیں۔ کیونکہ قانونِ قدرت خدا تعالے کی فعلی شہادت پر دلالت کرتا ہے۔ اور قانونِ شریعت کو اس کی قولی شہادت کا درجہ حاصل ہے۔ اور یہ کہ خدا تعالے کے قول اور فعل میں ہرگز تضاد نہیں ہو سکتا۔ اگر اس نظریہ کے تحت سائنسی تحقیقات کی جائیں تو پھر ان تحقیقات کے نتیجہ میں انسانیت اور تہذیب کا فروغ پانا ایک یقینی امر ہے۔ مغربی سائنسدانوں اور دیگر محققین کی اصل خرابی یہی ہے۔ کہ انہوں نے قانونِ شریعت سے بالکل آزاد ہو کر یکطرفہ تحقیق کو اپنا مطمح نظر بنایا۔ اور جس نتیجے پر بھی وہ پہونچے۔ اسے حرف آخر قرار دے کر اندھا دھند اختیار کرتے چلے گئے کہ جن انسانیت اور تہذیب کو فروغ ملنا تو کجا خود ان کی ہستی اور ہلاکت کی نوبت آ پہونچی۔ چنانچہ آج مغربی تہذیب ایسی ہی بے لگام علمی تحقیقات کے نتیجے میں تباہی کے کنارے آ لگی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قانون شریعت اور قانون قدرت میں مطابقت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انّہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسّہ الا المطھرون (یعنے قرآن) صحیفہ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں۔ یعنے قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء) (ملفوظات صفحہ ۶۲)

اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ قانون قدرت اور قانون شریعت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام جدید علوم سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور اس ضمن میں اس امر پر خاص زور دیتے ہیں کہ علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کیا جائے تا انسان نت نئی تحقیقات کے نتیجہ میں راہِ اعتدال سے نہ بھٹک سکے۔ حضور فرماتے ہیں

"علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدو جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے۔ جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔" (ملفوظات صفحہ ۶۶)

پس اسلام ایسے علوم حاصل کرنے کی ترغیب ہی نہیں دیتا کہ جو قانون قدرت کے ذیل میں آتے ہیں۔ بلکہ اس بارے میں ایسی راہ اعتدال کی طرف بھی راہ نمائی کرتا ہے۔ کہ جس پر گامزن ہونے کے بعد جدید تحقیقات کے نتیجہ میں انسانی فلاح و بہبود اور تہذیب و تمدن کو حقیقی فروغ حاصل ہو سکے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے جدید تحقیقات کے میدان میں غفلت سے کام لے کر خود ہی نقصان نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان کی بے توجہی کے نتیجہ میں باقی دنیا کو بھی کچھ کم نقصان نہیں پہونچا۔ اگر وہ اس طرف متوجہ رہتے اور تحقیق و تدقیق کے بارے میں اسلام کے بتائے ہوئے طریق کو ہاتھ سے نہ چھوڑتے۔ تو مغربی مفکرین کی موجودہ روش کی بدولت دنیا افراط و تفریط کا کبھی شکار نہ ہوتی۔ اب بھی اگر مسلمان اس میدان میں اسلام کی بتائی ہوئی راہ عمل اختیار کریں۔ تو دنیا کی راہ نمائی کا سہرا آج بھی ان کے سر بندھ سکتا ہے۔

"درندوں کی دنیا"

"دہلی کا اخبار روزنامہ "ملاپ" اپنی ۲۸ر فروری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں "درندوں کی دنیا" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:۔

"جب بعض علاقوں میں تہذیب نہیں تھی۔ جب انسان اور حیوان میں فرق نہیں تھا۔ لوگ ناخنوں اور دانتوں سے لڑتے تھے بالکل ویسے ہی جیسے شیر چیتے بھیڑئیے اور کتے لڑتے ہیں۔ آج بھی دنیا میں بعض حصے ایسے ہیں جہاں انسان درندوں کی طرح رہتا اور درندوں کی طرح لڑتا ہے۔ ان لوگوں کو ہم وحشی پسماندہ۔ بچھڑا ہوا حیوان نما انسان کہتے ہیں۔ لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ ان میں اور اپنے آپ کو علم و تہذیب کی چوٹی پر پہونچا ہوا کہنے والے ان وحشیوں کے حکمرانوں میں آخر فرق کیا ہے؟ درندگی کا جو اصول ان وحشی انسانوں میں کام کرتا تھا۔ (اور بعض مقامات پر آج بھی کرتا ہے) ٹھیک وہی اصول اپنے آپ کو مہذب اور ترقی یافتہ کہلانے والے ان وحشیوں میں کام کر رہا ہے۔ وحشی انسان ناخن اور دانت سے لڑتا تھا۔ آج کا مہذب انسان ہائیڈروجن بموں اور ایٹم بموں سے لڑتا ہے۔ درندوں میں رہنے والا انسان اپنے ناخنوں اور دانتوں کو تیز کرتا تھا۔ کہ مخالف کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکے۔ آج کا انسان زیادہ سے زیادہ ہتھیار بناتا ہے۔ تاکہ ہتھیاروں کی دوڑ میں اپنے حریف سے آگے نکل سکے۔ اس وقت میں اور آج کے وقت میں فرق کیا ہے؟ اس وقت جو درندگی انسان میں موجود تھی۔ وہ آج بھی موجود ہے۔ پھر اس تہذیب اور تمدن اور گیان کا ابھیمان ہم کو کیوں ہے؟ ہم کیوں یہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ جب تک ہم بنیادی ذہنیت میں تبدیلی نہ کریں۔ تب تک عملی طور پر ہم درندوں کی دنیا سے باہر نہیں آ سکتے"

موجودہ دنیا آج جن حالات میں سے گزر رہی ہے۔ اور جسے "ملاپ" کے رنبیر صاحب نے "درندوں کی دنیا" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر اس کا نقشہ آج سے ساٹھ برس قبل ہی دنیا کے سامنے بیان کر دیا تھا۔ اور لوگوں کو امن و سلامتی کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

دنیا کی موجودہ درندگی کے بارے میں "ملاپ" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صداقت احمدیت کے ایک واضح نشان پر زندہ گواہ ہے۔ بلاشبہ ذہنی تبدیلی کے بغیر موجودہ دنیا درندگی سے باہر نہیں آ سکتی۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمہ گیر فساد کے بعد ذہنی تبدیلی خدا تعالےٰ کے فرستادوں اور ماموروں کے ذریعہ ہی معرض وجود میں آتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں (۳۶) مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں (۳۶) مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسئلہ رہن کے متعلق چند مفید معلومات

از مکرم محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین

(۳)

گزشتہ اشاعت میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جائداد مرہونہ کے ضائع ہونے کی صورت میں مختلف فقہاء کے نزدیک مرتہن اس جائداد کا ضامن ہوگا یا نہیں۔ اس سلسلہ میں ہر ایک فقیہ کے دلائل جو وہ اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں بیان کئے جا چکے ہیں۔ آج میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک اس بارہ میں صحیح مسلک کیا ہے۔ اور میرے پاس اپنے اس خیال کی تائید میں نقلی اور عقلی دلائل کیا ہیں۔

صحیح مسلک

میرے نزدیک رہن کے ضائع ہونے کی حالت میں مندرجہ ذیل صورت اختیار کرنی زیادہ مناسب اور قرآن و سنت کے موافق ہوگی کیونکہ اس صورت کو فطرت صحیحہ اور عقل سلیم کی بھی تائید حاصل ہے۔

اول۔ رہن کے ضائع ہونے کی صورت میں اگر جائداد مرہونہ کی قیمت دین سے زیادہ ہے۔ تو اگر اس کے ضائع ہونے میں مرتہن کی غفلت کا دخل نہیں ہے۔ تو اس صورت میں یہ ساری جائداد دین کے مقابلہ میں ضائع ہوگی۔ یعنے مرتہن سے دین سے زائد قیمت وصول نہیں کی جائے گی۔ اور راہن کے ذمہ سے دین ساقط ہو جائے گا۔ گویا اس طرح سے ہر دو فریق اپنی اپنی ذمہ داری سے بری ہو جائیں گے۔

دوم۔ اگر اس جائداد کے ضائع ہونے میں مرتہن کی غفلت اور شرارت کا دخل ہو۔ تو اس صورت میں دین ساقط ہو جائے گا۔ اور زائد قیمت مرتہن کو ادا کرنی پڑے گی۔

سوم۔ اگر دین اور جائداد کی قیمت برابر برابر ہے۔ تو ہر دو صورتوں میں دین ساقط ہو جائے گا۔ اور مرتہن اور راہن ہر دو فریق اپنی اپنی ذمہ داری سے بری ہو جائینگے

چہارم۔ اگر دین جائداد کی قیمت سے زیادہ ہو۔ تو ہر دو صورتوں میں جائداد کے برابر دین ساقط ہو جائے گا۔ اور باقی دین کی ضمانت کے لئے راہن سے مزید جائداد کا مطالبہ کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا صورت کا مآل یہ ہے کہ جائداد مرہونہ کی قیمت میں سے دین سے زائد حصہ مرتہن کے پاس بطور امانت ہوگا۔ اور دین کے مساوی حصہ اس کے پاس بطور ضمانت ہوگا۔

وجوہات ترجیح

میرے پاس اپنے اس خیال کی تائید میں مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

اول۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے رہن کے عقد کی تاکید جس موقعہ پر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ انسان سفر کی حالت میں ہے۔ اسے قرضہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ قرضہ دینے والا تو موجود ہے۔ لیکن اس کے روپے کی حفاظت و ضمانت کے لئے جو اور ظاہری اسباب ممکن ہیں وہ موجود نہیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ

(۱) وہ خود تو اس قرضہ کی تحریر لکھ نہیں سکتا۔ لیکن کوئی دوسرا کاتب بھی میسر نہیں آتا۔

(۲) قرضہ کی تحریر کو وقیع اور با اثر بنانے کے لئے جن گواہان کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ میسر نہیں ہیں۔

ایسے موقعہ پر قرضخواہ مصر ہے کہ اس کے قرضہ کی توثیق کے لئے کوئی ایسی ضمانت ہونی چاہیئے۔ جس سے اس کی رقم کے ضائع ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے۔ مقروض اس پوزیشن میں ہے کہ اسے قرضہ لئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بغیر گھر نہیں پہنچ سکتا۔

اللہ تعالےٰ اس مشکل کا حل یہ پیش فرماتا ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی چیز ایسی ہو۔ جو تم قرضہ دینے والے کے حوالہ کر سکو۔ تو وہ چیز بطور رہن اسکے سپرد کر دو۔ اور اسے اختیار دے دو کہ اسپر اس کا کامل اقتدار حاصل ہے۔ اگر مقررہ مدت کے اندر قرض ادا نہ ہو۔ تو وہ اسے فروخت کر کے اپنا قرض وصول کر سکتا ہے۔

رہن رکھنا اگرچہ سفر کے علاوہ حضر میں بھی جائز ہے۔ جیسے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گھر کی ضروریات کے لئے اپنی ذرہ رہن رکھ کر ایک یہودی سے غلہ قرض لیا تھا۔ لیکن سفر کے موقعہ پر رہن کا ذکر کرنے سے اللہ تعالےٰ کا منشاء صرف یہ ہے کہ رہن میں مرتہن کو مکمل قبضہ دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ سفر کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ کوئی شخص رہن با قبضہ حاصل کئے بغیر کسی کو قرضہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

پس جب آیت قرآنی کی رو سے مرتہن کو جائداد مرہونہ پر کامل اختیارات حاصل ہو گئے تو اس کے بعد اسے اس عقد کی وجہ سے مندرجہ ذیل فوائد بھی حاصل ہو گئے۔ جو کسی دوسرے قرضخواہ کو حاصل نہیں ہوتے۔

(۱) وہ اس جائداد سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

(۲) اگر راہن مر جائے۔ اور وہ کچھ جائداد چھوڑ مرے اور مرتہن کے علاوہ اس کے بعض دیگر قرضخواہ بھی موجود ہوں۔ تو جائداد مرہونہ کے علاوہ دیگر جائداد فروخت کر کے اس کی قیمت دوسرے قرضخواہوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اور اگر اس قیمت سے ان کا قرضہ پورا نہ بھی ہو۔ وہ باقی قرضہ کی وصولی سے محروم ہو جائیں گے۔ لیکن مرتہن کو یہ ترجیح حاصل ہوگی۔ کہ وہ جائداد مرہونہ فروخت کر کے اپنا پورا قرضہ وصول کرے۔ اور زائد قیمت مرحوم کے ورثاء کو دیگر قرضخواہوں میں تقسیم کرنے کے لئے دے دے۔

(۳) اگر راہن مقررہ مدت کے اندر قرض ادا نہ کرے۔ تو مرتہن کو اختیار ہوگا کہ وہ اس کی جائداد مرہونہ کو فروخت کر کے اپنا قرضہ وصول کرے۔

(۴) اگر قرضہ ادا کئے بغیر راہن اس جائداد کو واپس طلب کرے تو مرتہن وہ جائداد واپس دینے سے انکار کر دے۔

پس جب مرتہن کو اس قبضہ کی وجہ سے مندرجہ بالا ترجیحی اختیارات حاصل ہیں۔ تو اس جائداد کے ضائع ہو جانے کی صورت میں اس پر کچھ ذمہ داری بھی عائد ہونی چاہیئے۔ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ فوائد تو سارے کے سارے مرتہن کو حاصل ہوں لیکن نقصان راہن برداشت کرے۔

پس اگر جائداد مرہونہ مرتہن کے قبضہ سے ضائع ہو جائے۔ تو اس صورت میں اسے اس کا ضامن قرار دیا جانا چاہیئے۔ اور راہن کے ذمہ سے قرضہ ساقط ہونا چاہیئے۔

دوم۔ میرے خیال کی تائید میں دوسری دلیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے جس کے متعلق میں اس سے قبل تفصیلی بحث اور فقہاء کے اختلافات بیان کر چکا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یغلق الرھن لہ غنمہ وعلیہ غرمہ

اس روایت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے راہن کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ راہن کو رہن کا نفع و نقصان اپنے لئے مخصوص نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اگر اس سے کوئی فائدہ حاصل ہو تو وہ مرتہن کو ملنا چاہیئے اور اگر اس کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے کوئی نقصان ہو تو اس کا وبال بھی مرتہن کو ہی برداشت کرنا چاہیئے۔ پس اس حدیث کی رو سے اگر رہن ضائع ہو جائے۔ تو راہن کا قرض ساقط ہو جانا چاہیئے

اس حدیث کے راوی سعید بن المسیب ہیں۔ اور خود انہوں نے بھی اس حدیث کے وہی معنے بیان کئے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے بیان میں ثابت کر چکا ہوں مرتہن کا جائداد مرہونہ پر اس قسم کا قبضہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس میں اس قسم کا تصرف کر سکے جس سے وہ اپنا قرضہ وصول کر سکے۔ مثلاً اسے فروخت کر سکے۔ یا آگے کسی اور کے پاس رہن رکھ سکے۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے قبضے جو استیفاء قرض کے لئے ہوتے ہیں۔ ان میں ضمانت بھی اس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ اس کے ضائع ہونے سے قرضے بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

(۱) اگر زید نے بکر کا کچھ قرضہ دینا ہو اور بکر زید کی کوئی چیز غصب کر کے لے آئے۔ تو بکر کے پاس وہ چیز ضمان استیفاء کے طور پر ہوگی۔ یعنے اگر وہ ضائع ہو جائے تو اس کا قرض بھی ختم ہو جائیگا۔

(۲) اگر ایک شخص کسی سے کوئی چیز خریدے۔ اور قیمت ادا کرنے کی بجائے بائع کے پاس وہ چیز ہی بطور ضمانت کے رکھ آئے۔ کہ جب قیمت دے دوں گا۔ تو خریدی ہوئی چیز لے جاؤنگا۔ تو اگر قیمت ادا کرنے سے قبل بائع سے وہ چیز گم ہو جائے تو مشتری کا قرضہ بھی اس کے گم ہو جانے کی وجہ سے ساقط ہو جائے گا۔ لیکن اگر مشتری نے کچھ قیمت ادا کر دی ہو۔ اور باقی قیمت میں وہ چیز بائع کے پاس بطور ضمانت کے رکھ دی ہو۔ تو اس صورت میں اگر باقی قیمت ادا کرنے سے قبل بائع سے وہ چیز گم ہو جائے۔ تو اس صورت میں بائع ادا شدہ قیمت اسے واپس کر دے گا۔

چونکہ رہن کی حیثیت بھی بعینہٖ ویسی ہی ہے جیسی مندرجہ بالا صورتوں میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے رہن کے ضائع ہونے کی صورت میں بھی قرضہ ساقط ہو جانا چاہیئے اور اگر رہن کی قیمت قرضہ سے زیادہ ہو۔ تو مرتہن کو اپنی غفلت کی صورت میں زائد قیمت ادا کرنی چاہیئے۔ اور اگر رہن کی قیمت کم ہو تو راہن کو زائد قیمت یا زاید قیمت کے عوض کوئی اور جائداد بطور رہن مرتہن کو دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی اگر یہی حکم ہو کہ مرتہن کا قرضہ زائد رقم دیئے بغیر ساقط ہو جائیگا۔ تو اس صورت میں ماننا پڑیگا کہ یہ رہن تمام قرضہ کے استیفاء کی اہلیت نہیں رکھتا حالانکہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ رہن جمیع قرضہ کے استیفاء کے لئے ہوتا ہے۔ اسی لئے مرتہن کو اسپر قبضہ تامہ حاصل ہوتا ہے۔ پس مندرجہ بالا مفروضہ کو ماننے سے ہمیں ایک ثابت شدہ حقیقت کا انکار کرنا پڑیگا جو کہ قرآن مجید کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ اور رہن

کے مفاد کے بھی سراسر خلاف ہے

(چہارم) خلفاء راشدین میں سے بعض خلفاء کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض خلفاء کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت علی رضؓ کا قول

(۱) عبدالرزاق اپنی تصنیف میں کتاب البیوع میں حضرت علی رضؓ کا مندرجہ ذیل قول نقل کرتے ہیں۔

اذا کان الرھن افضل من القرض او کان القرض افضل من الرھن ثم ھلک یترادان الفضل۔ بحوالہ نصب الرایۃ جلد ۴ ص۳۲۲ و محلی ابن حزم جلد ۸ ص۹۷)

کہ راہن اور مرتہن رہن کے ضائع ہونے کی صورت میں زائد قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ یعنی اگر رہن کی قیمت زیادہ ہو۔ تو راہن زائد قیمت مرتہن سے واپس لے لے۔ اور اگر رہن کی قیمت کم ہو۔ اور قرض زائد ہو۔ تو مرتہن زائد رقم راہن سے لے لے۔ یا اس کے عوض میں اور جائیداد بطور رہن کے حاصل کرلے۔

(۲) حضرت علی کا دوسرا قول بیہقی نے نقل کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے:۔

عن خلاس عن علی قال اذا کان فی الرھن فضل فان اصابتہ جائحۃ فالرھن بما فیہ فان لم تصبہ جائحۃ فانہ یرد الفضل (نصب الرایۃ جلد ۴ ص۳۲۲)

کہ خلاس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کہ جب جائیداد مرہونہ کی قیمت قرضہ سے زائد ہو۔ تو اگر وہ کسی آسمانی حادثہ کی وجہ سے ہلاک ہو تو راہن کی جائیداد گئی۔ اور مرتہن کا قرض گیا۔ لیکن اگر کسی آسمانی حادثہ کی وجہ سے ہلاک نہ ہو بلکہ مرتہن کی غفلت سے ضائع ہو۔ تو راہن مرتہن سے زائد قیمت وصول کرے۔

(۳) ابوبکر جصاص نے حضرت علی رضؓ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے:۔

عن محمد بن علی عن علی قال اذا کان اکثر مما رھن بہ فھلک فھو بما فیہ لانہ امین فی الفضل واذا کان باقل مما رھنہ بہ فھلک رد الراھن الفضل (احکام القرآن جلد ۱ ص۵۲۷)

محمد بن علی حضرت علی رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر رہن قرض سے زائد ہو۔ اور وہ آسمانی حادثہ سے ہلاک ہو جائے۔ تو رہن قرض کے عوض میں ہلاک ہو گیا۔ کیونکہ مرتہن زائد رقم کا امین ہے۔ اس لئے اس کی غفلت کے بغیر ہلاک ہونے کی صورت میں وہ اس زائد رقم کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ لیکن اگر رہن کی قیمت قرض سے کم ہو۔ اور وہ ہلاک ہو جائے۔ تو راہن بقیہ قرض کی رقم ادا کرے۔ یا اس کے عوض کوئی اور جائیداد رہن رکھے۔

حضرت عمر رضؓ کا قول

حضرت علی رضؓ کے علاوہ حضرت عمر رضؓ کا قول بھی اسی مضمون کا مختلف کتب میں منقول ہے چنانچہ ابن حزم اپنی کتاب محلی میں اور علامہ جمال الدین اپنی کتاب نصب الرایۃ میں حضرت عمر رضؓ کا مندرجہ ذیل قول نقل کرتے ہیں۔

عن عمران القطان عن مطر عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عمر قال اذا کان الرھن اکثر مما رھن بہ فھو امین فی الفضل واذا کان اقل ردعلیہ (نصب الرایۃ جلد ۴ ص۳۲۳)

اس قول کا مفہوم بھی بعینہ وہی ہے۔ جو حضرت علی رضؓ کے اقوال کا مفہوم بیان کیا جا چکا ہے۔

(پنجم) اگر یہ مانا جائے، کہ وہ جائیداد مرتہن کے پاس بطور امانت ہے۔ تو اس سے یہ لازم آئے گا۔ کہ وہ جائیداد مرتہن کے پاس ایسی Security نہیں ہے۔ جس سے اس کے قرض کی واپسی یقینی ہو جائے۔ کیونکہ رہن کا مقصد تو یہ تھا۔ کہ اگر راہن وقت مقررہ کے اندر روپیہ ادا نہ کرے گا۔ تو مرتہن اس جائیداد کو فروخت کر سکے گا۔ یا کسی دوسرے کے پاس رہن رکھ کر اپنا روپیہ وصول کر سکے گا۔ لیکن اگر یہ مان لیا جائے، کہ یہ جائیداد اس کے پاس بطور امانت کے ہے۔ تو اس صورت میں مرتہن امانت کو فروخت نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کے پاس بطور رہن رکھ سکتا ہے۔ پس یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم جائیداد مرہونہ کو قرض کی ادائیگی کے لئے بطور Security تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اس Security کے اغراض کو پورا بھی نہیں ہونے دیتے۔

اور اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ خود وہ لوگ بھی جو اس امر کے قائل ہیں۔ کہ جائیداد مرہونہ مرتہن کے پاس بطور امانت ہے یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مرتہن اگر اس جائیداد کو کسی دوسرے شخص کے پاس بطور رہن رکھے گا پھر اس دوسرے شخص سے وہ جائیداد دانستہ یا نادانستہ طور پر ضائع ہو جائیگی۔ تو اس صورت میں اصل مرتہن اس جائیداد کا ضامن ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ جب دوسرے مرحلے پر مرتہن اول کو ضامن قرار دیا گیا ہے، تو پھر اسے پہلے مرحلہ پر ضامن قرار دینے میں کیا روک ہے۔

اب جبکہ میں نے اپنی رائے کی تائید میں قرآن مجید۔ سنت رسول اللہ۔ خلفاء راشدین کا عمل اور عقلی دلائل بیان کر دئے ہیں تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ

(۱) تمام ایسے رہن جن میں راہن نے مرتہن کو قبضہ نہ دیا ہو۔ اور جائیداد مرہونہ پر خود ہی قبضہ جمائے رکھا ہو۔ خواہ مرتہن کی رضامندی سے یا نا رضامندی سے۔ ایسے تمام رہن باطل ہیں۔ ایسی صورت میں اگر مرہونہ جائیدادیں ضائع بھی ہو جائیں۔ تو راہن کے ذمہ سے قرضہ ساقط نہ ہوگا۔

(۲) ایسے تمام رہنوں میں ادا شدہ روپیہ راہن کے ذمہ قرض ہوگا۔ اور اگر مرتہن نے جائیداد مرہونہ (جو درحقیقت جائیداد مرہونہ نہیں ہے) کے عوض کوئی نفع حاصل کیا ہو۔ تو وہ سود ہوگا۔ کیونکہ محض قرض پر جو منافع حاصل کیا جائے۔ وہ سود کہلاتا ہے۔

(۳) اگر ایسی جائیدادیں کسی وجہ سے ضائع ہو جائیں۔ تو مرتہن کا قرضہ ضائع نہ ہوگا۔ کیونکہ جائیداد کے ضائع ہونے سے مرتہن کا قرضہ صرف اس صورت میں ضائع ہوتا ہے، جبکہ رہن باقبضہ ہو۔ راہن کو اس جائیداد میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔ راہن جب تک قرض ادا نہ کرے۔ اس وقت تک اس جائیداد میں تصرف کرنے کا مجاز نہ ہو۔ لیکن اگر یہ صورت نہ ہو، یعنی مرتہن کو قبضہ نہ دیا گیا ہو۔ مرتہن کو یہ اختیار نہ ہو۔ کہ وہ جسے چاہے جائیداد مرہونہ کو کرایہ پر دے۔ آگے رہن رکھے یا خود اس سے فائدہ اٹھائے۔ تو ان صورتوں میں جائیداد کے ضائع ہونے کی صورت میں قرضہ ساقط نہ ہوگا۔

(۴) جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ جائیداد مرہونہ کا قبضہ ضروری ہے۔ تو یہ بھی بالبداہت ثابت ہو گیا۔ کہ وہ جائیداد جو رہن کے عقد میں تو شامل کی جائے۔ لیکن اس کا قبضہ نہ دیا جائے۔ تو وہ جائیداد اس رہن میں شامل نہ سمجھی جائیگی۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ عقد کرے۔ کہ میری جائیداد مرہونہ مقبوضہ کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد بھی ہوگی۔ تو وہ بھی اس قرض کے لئے ضامن ہوگی۔ تو اس صورت میں وہ دوسری جائیداد جس کا قبضہ نہیں دیا گیا۔ بلکہ شاید وہ جائیداد ابھی معرض وجود میں بھی نہیں آئی۔ اس قرضہ کی ضامن نہ ہوگی۔

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۷ فروری کو ربوہ میں خواجہ نذیر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کی ہمشیرہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس تقریب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر بزرگانِ سلسلہ نے شمولیت فرمائی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔ جس میں دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔

یکم مارچ کی شام کو خواجہ عبداللہ صاحب عرف عبد الکشمیری نے اپنے پوتے خواجہ عبدالرشید صاحب ابن خواجہ عبدالحمید صاحب کارکن بیت المال کی دعوت ولیمہ کی (جن کی شادی خواجہ نذیر احمد صاحب کی ہمشیرہ سے ۲۷ فروری کو ہوئی تھی) وسیع پیمانے پر اہتمام کیا۔ اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جناب مرزا عزیز احمد صاحب۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور دیگر اکابرین سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ بعد طعام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی قابل تقلید مساعی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور تحریک پر خدام الاحمدیہ سیالکوٹ نے الفضل کی توسیع اشاعت کے وعدے لینے کے لئے ایک وفد کی تشکیل کی۔ جو محمد احمد صاحب قمر قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ ناصر احمد صاحب پال معتمد۔ بشیر الدین صاحب طاہر زعیم حلقہ پورن نگر اور شیخ عبدالخالق صاحب ناظم اطفال پر مشتمل تھا۔ وفد نے تمام حلقوں کا دورہ کیا۔ اور ہر ایک سے مل کر اخبار کی خریداری کے لئے تحریک کی۔ چنانچہ اس کوشش کے نتیجہ میں ۶۱ روپے نقد حاصل ہوئے۔ اور ۳۵ روپے کے وعدے لئے۔ انشاء اللہ خدام یہ کوشش جاری رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید روپیہ جمع کر سکیں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق دے۔

(ناصر احمد پال معتمد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد شفیع خاں صاحب راجپوت مورخہ ۹/۲/۵۵ بوقت گیارہ بجے ڈیرہ سکھاں والا ضلع شیخوپورہ میں رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے، کہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار ارشاد احمد ارشد کلرک امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ)

۶ مارچ ـــ صداقت اسلام کے ایک نشان کا دن

از مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی

"یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل ہے اور وید خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی ہیں اور اسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے" (سراج منیر)

چھ مارچ کا دن اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن ہے۔ تاریخ احمدیت میں اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ خدائے حی و قیوم نے اس روز اسلام کی صداقت اور سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے ایک روشن اور چمکتا ہوا جلالی نشان دکھایا۔

مخالفین اسلام میں سے آریہ قوم اسلام اور سیدنا حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت گندے حملے کرنے میں پیش پیش رہی ہے لیکن ان میں سے بھی پنڈت لیکھرام صاحب تو حد درجہ اس میدان میں بڑھے ہوئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو دنیا میں آشکار کرنا اور سیدنا رسول مقبول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پاک ذات اور عظیم الشان اور بے مثال شخصیت کی صداقت واضح کرنا تھا۔ اس کے پیش نظر آپ نے لیکھرام کو بہت روکا اور بہت سمجھایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس کے طریق کار میں کسی قسم کا فرق پیدا ہوتا۔ اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اس کی بے باکی اور انتہا کی شوخی کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضا اور قدر کی نسبت پیشگوئی شائع کی جائے۔ تو اندرمن تو ڈر گیا۔ لیکن لیکھرام نے حضور علیہ السلام کو لکھا کہ جو چاہو میری نسبت شائع کرو۔ بہتر ہوگا کہ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری پیشگوئی حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کر دی جائے۔ جس سے اس پیشگوئی کا مقصد اور اس کا پس منظر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

"واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ . . . . شامل کیا گیا تھا اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی ہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عجل جسد له خوار۔ له نصب و عذاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب[1] نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی سے ذرا مس نہیں بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی محض اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اس مطلب کے لئے دعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہوتے۔ اب میں اس عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں۔ جس کے نام سے شروع کیا تھا والحمد للہ والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد ن المصطفی افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا و سید کل ما فی الارض والسماء۔"

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام)

رسالہ کرامات الصادقین ۱۸۹۳ء میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے لکھا

وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجلٍ مفسدٍ عدو اللّٰہ و رسوله المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انه من الھالکین انه کان یسب نبی اللّٰہ ویتکلم فی شانه بکلماتٍ خبیثةٍ فدعوت علیه فبشرنی بموته فی ستة سنةٍ ان فی ذالک لاٰیةً للطالبین۔ (رسالہ کرامات الصادقین ۱۳۱۱ھ)

یعنی میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا اور مفسد اور دشمن خدا و رسول لیکھرام پشاوری کے متعلق میری دعا کو قبول کیا اور مجھے خبر دی کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائے گا اس لئے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور آپ کی شان میں نہایت نازیبا باتیں کرتا ہے میں نے اس پہ بددعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر مارا جائے گا۔ یقیناً حق کے طالبوں کے لئے اس میں ایک بڑا نشان ہے۔

اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کس قدر اسلام کا درد اور تڑپ اپنے سینہ میں رکھتے تھے۔ اور سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اس قدر محبت و عقیدت تھی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰة والسلام کے عشق میں آپ سرشار ہو رہے تھے۔ اس درجہ تک کہ اپنے پیارے اور محبوب آقا کے خلاف کچھ بھی سننا نہ چاہتے تھے۔ لیکھرام کے طور و طریق سے جو اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اعلےٰ میں روا رکھا تھا آپ کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ نے برداشت بھی بڑی کی اور اسے متنبہ بھی کیا۔ ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

اس پیشگوئی میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) اول تو یہ کہ لیکھرام کو اس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کے عوض میں ضرور عذاب مل کر رہیگا۔

(۲) عذاب کا وقت بیان کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کر چھ سال کے اندر اندر وہ نازل ہوگا۔ اور "کرامات الصادقین" میں ۱۸۹۳ء میں یہ بھی حضور نے لکھا۔ ؎

"وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے بشارت دی اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہوگا۔" یعنی لیکھرام کی موت عید کے دن کے قریب واقع ہوگی۔

(۳) یہ عذاب معمولی تکلیفوں سے نرالا اور اس قدر خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا۔ کہ آریہ قوم خواہ کتنی ہی دعائیں اور اور کوشش کرے۔ وہ اس دردناک عذاب کو لیکھرام سے ہٹا نہیں سکتی۔ یہ ایک اٹل فیصلہ خداوندی ہے وکان امراً مقضیاً۔

اب دیکھیے خدائے قہار کیا فیصلہ کرتا ہے اس پیشگوئی کے مطابق ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی پیشگوئی ۲۰ ؍فروری ۱۸۹۳ء سے پانچویں سال یعنی چھ ؍مارچ ۱۸۹۷ء عید کے عین دوسرے روز شنبہ کو ۵ بجے شام کے بعد کسی نامعلوم غیبی ہاتھ نے اس کے پیٹ کو چاک کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوا اپنے خون سے اسلام کی صداقت پہ مہر ثبت کرتا ہوا نہایت حسرت و دکھ کی موت مرا۔ باوجود پوری تگ و دو کے اور ہر امکانی کوشش کے قاتل کا کوئی سراغ تک نہ چلا۔ کہ وہ کوئی آدمی تھا یا فرشتہ۔

باقی ص ۶

---

[1] اب آریوں کو چاہیئے کہ سب ملکر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے۔ (حاشیہ)

زکوٰة کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ کن اعلان

اس پیشگوئی کا پورا ہونا تھا کہ ملک بھر میں شور مچ گیا۔ آریہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہوئے کہ مرزا صاحب نے خود ہی لیکھرام کو قتل کروایا ہے بڑے سیخ پا ہوئے اور خطرناک غیظ و غضب میں بھر گئے بعض جگہوں پر مسلمانوں کو شدید تکالیف پہنچائیں حضور کو کئی خطوط آریوں کی طرف سے موصول ہوئے جس میں آپ کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنی بریت کا اظہار کیا اور کہا کہ:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھائے جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب) (ناقل) سازش قتل میں شریک ہے یا اس کے حکم سے یہ واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص (یعنی ایسی قسم کھانے والا) ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجے والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔"

(اشتہار مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

ظاہر ہے یہ طریق فیصلہ نہایت عمدہ اور انصاف پر مبنی تھا لیکن جیسا کہ شروع سے ہی خدا تعالیٰ کے مامورین کی مخالفت کرنے والے بجائے صحیح طریق کو اختیار کرنے کے کجروی ہی دکھاتے آئے ہیں۔ آریوں نے بھی اس طریق کی طرف ذرا توجہ نہ کی بلکہ اپنی شوخی و شرارتوں میں بڑھتے چلے گئے گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلالی اعلان پر انہوں نے اپنی بزدلی سے ایک اور نشان صداقت پر مہر لگا دی

ایک نشان نہیں دو نشان ہیں

لیکھرام کی پیشگوئی پورا ہونے میں ایک نشان نہیں بلکہ دو نشان ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات یاد رہے کہ اس جگہ ایک نشان نہیں بلکہ دو نشان ہیں (۱) ایک یہ کہ لیکھرام کے مارے جانے کی بذات خود ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں اس کے مارے جانے کا دن بتلایا گیا ہے۔ موت کی قسم بتلائی گئی۔ مدت بتلائی گئی۔ وقت بتلایا گیا (۲) دوسری یہ کہ باوجود ہزار کوشش اور سعی کے قاتل کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ گیا یا زمین کے اندر مخفی ہو گیا۔ اگر قاتل پکڑا جاتا اور پھانسی مل جاتا تو پیشگوئی کی یہ وقعت نہ رہتی۔ بلکہ اس وقت ہر ایک یہ کہہ سکتا تھا کہ جیسے لیکھرام مارا گیا قاتل بھی مارا گیا۔ مگر قاتل ایسا گم ہوا کہ نہیں معلوم کہ آیا وہ آدمی تھا یا فرشتہ تھا جو آسمان پر چڑھ گیا۔"

(چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ ستمبر ۱۹۵۲ء)

پیشگوئی کا اصل مقصد

جیسا کہ پہلے بھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس پیشگوئی کا مقصد صرف اور صرف اسلام اور سیدنا حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم کی صداقت اور عظمت کا اظہار تھا۔ اب میں اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی پاک الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ اپنی کتاب سراج منیر میں فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے اور جو ہماری اس کتاب کی روح رواں اور علت غائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل ہے اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی ہیں اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔" (سراج منیر)

اے کاش دنیا اس مامور کو شناخت کرے اور اس کی بعثت کے حقیقی مقصد کو پہچان لے!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں اور صدقات

منٹگمری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر بذریعہ تار موصول ہوئی۔ فوراً احمدی گھرانوں میں اطلاع کر دی گئی اور فوری طور پر دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور گوشت غربا اور مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔

۴ بجے بعد دوپہر جماعت کے مردوں اور عورتوں نے مسجد میں جمع ہو کر اپنے پیارے آقا کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو لمبی سے لمبی عمر صحت کاملہ کے ساتھ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ عبد الحق ناصر منٹگمری۔

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی اطلاع سے افراد جماعت میں غم کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ فوری طور پر چندہ جمع کر کے جماعت کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ دس روپے غرباء کو دیئے گئے اور دعائیں بھی کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے آقا کو کامل صحت عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر دے کہ حضور کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

محمد ابراہیم شاد از چھور چک ضلع شیخوپورہ

نبی سرروڈ سندھ

مورخہ ۲۷ فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی اطلاع ملی۔ رات کے ۹ بجے تمام احباب جماعت نے اجتماعی دعا کی اور صدقہ کی تحریک کی۔ اسی وقت چندہ جمع کر کے دوسرے دن چار بکرے صدقہ دیئے۔ جماعت احمدیہ نبی سرروڈ

مرزا مقصود احمد نبی سرروڈ سندھ

دھرم پورہ لاہور

مورخہ ۲۷ فروری کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی خبر موصول ہوئی ساڑھے ۱۲ بجے تمام حلقہ کے دوست بچے بوڑھے اور مستورات مسجد میں جمع ہوئے۔ اور دو رکعت نوافل کی نماز باجماعت ادا کی۔ جس میں بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ ساری جماعت نے اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی اور دوبارہ بہت لمبی اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد معاً صدقہ کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ دوستوں اور بہنوں نے فوراً چندہ ادا کیا۔ ایک بکرا ذبح کر کے قریباً ۴۰ غرباء و مساکین و بیواؤں کو تقسیم کیا گیا۔ صوفی محمد رفیق

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھرم پورہ

سانگلہ ہل

حضرت اقدس کی علالت کی خبر پڑھتے ہی مجالس خدام نے اجتماعی دعا کی اور دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے

سمیع اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔

سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ نے اجتماعی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کیلئے دعا کی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز صدقہ کے لئے رقم جمع کی گئی جس میں سے ایک بکرا خرید کر مرکز ربوہ بھیجا گیا۔ اور باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کی گئی۔

ڈاکٹر محمد عبد اللہ سیکرٹری امور عامہ چنیوٹ

چاہ لڈیانہ و ٹھٹھہ سندرانہ

سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعتہائے لڈیانہ و ٹھٹھہ سندرانہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشویشناک علالت کی اچانک اطلاع ملنے پر احباب جماعت کو بہت صدمہ ہوا۔ اسی وقت اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا کے بعد دونوں جگہ کے احباب نے ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ بعض احمدی بہنوں نے روزہ رکھا اور نوافل ادا کئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے تا اللہ تعالےٰ کے حضور کی ذاتِ بابرکات سے وابستہ وعدے ہم اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھ سکیں۔ (قاضی) محمد حنیف دفتر ڈھور بینجو

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ:۔

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں

(۳) ہر جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور منگوایا جائے۔

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ مل کر جماعتی طور پر خریدیں

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی تو وہ کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدے

الحمد للہ کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اقتصادی میدان میں پاکستان کو امریکہ کی ہر ممکن مدد حاصل رہے گی

کراچی ۵ مارچ۔ غیر ملکی امداد کے امریکی ادارہ کے ناظم اعلیٰ مسٹر ہیرلڈ سٹیسن نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۵۶ء کے لئے امریکہ کے اقتصادی امداد کے پروگرام میں پاکستان سرفہرست رہے گا۔ مسٹر سٹیسن نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اور پلاننگ بورڈ کے ارکان سے ملاقاتوں کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اقتصادی میدان میں پاکستان کو امریکہ کی بہترین رفاقت حاصل رہے گی۔

مسٹر سٹیسن نے کہا "اقتصادی امداد کے منصوبہ کے تحت دس ماہ امریکی سامان پاکستان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ دوائیاں، فولاد اور مشینی پرزے دو تین ماہ تک پہنچیں گے۔

مسٹر سٹیسن نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ پاکستان کی اقتصادی حالت مستحکم ہوتی جا رہی ہے اور صنعت و زراعت کے میدان میں ترقی کر رہا ہے مسٹر سٹیسن نے یہ انکشاف کیا کہ صدر امریکہ نے کانگرس سے یہ سفارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے لئے اقتصادی امداد کا پروگرام جاری رکھا جائے۔ امریکہ پاکستان کو خام صنعتی مال بھی مہیا کرے گا تاکہ پاکستان میں موجودہ صنعتیں فروغ پا سکیں۔ امریکی ایوان نمائندگان نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کے تحت صدر امریکہ کو محصولوں میں کمی کرنے کے سوال پر بات چیت کرنے کا اختیار مل جائے گا۔ اس سے امریکہ اور دوسرے ملکوں میں تجارت بڑھے گی۔ مسٹر سٹیسن نے کہا کہ پاکستان کے لئے امریکی کانگرس میں بڑا خوشگوار ماحول پایا جاتا ہے چنانچہ یہ بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ پاکستان کے لئے امداد جاری رکھنے کی سفارشات منظور کر لی جائیں۔

عربی کو اقوام متحدہ کی زبان بنانے کا مطالبہ

ڈھاکہ ۵ مارچ انٹرنیشنل عربک کلچر سوسائٹی کے سیکرٹری مولانا فاضل اکبر نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ انسانی معاشرہ کے اتحاد و سالمیت کے لئے عربی کو بھی اقوام متحدہ کی ایک سرکاری زبان قرار دیا جائے آپ نے کہا کہ عربی انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے اور اس نے دنیا کی اہم ترین زبانوں کو ذخیرہ الفاظ سے مالا مال کیا ہے۔

کشتیوں کے بین الاقوامی مقابلے

چٹاگانگ ۵ مارچ۔ گذشتہ روز یہاں نیاز سٹیڈیم میں بڑی شان سے کشتیوں کے بین الاقوامی میلہ کا آغاز ہوا میلہ میں دس ہزار سے زائد تماشائیوں نے شرکت کی۔ کل کے بین الاقوامی مقابلوں میں پاکستان کے نامور پہلوانوں گوگا اور اکرم نے اپنے مخالفین کرتا امبوا اور پرپسن کو پچھاڑ دیا۔

مشرق بعید میں اشتراکی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا جائیگا

منیلا ۵ مارچ امریکی وزیر مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کل یہاں مشرق بعید میں امریکہ کے اعلیٰ سفارتی نمائندوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشرق بعید میں اشتراکی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ معاہدہ منیلا کے شرکاء ممالک کا بنکاک میں جو اجلاس ہوا تھا اس نے مشرق بعید کے امن میں نمایاں حصہ لیا ہے

مشرق بعید کے ملکوں میں متعین امریکی سفیروں کی کانفرنس دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈلس نے اپنے برما لاؤس، کمبوڈیا اور آزاد ویٹ نام کے دوروں پر بھی اظہار کیا جو انہوں نے بینکاک کانفرنس کے خاتمہ پر کئے۔

مسٹر ڈلس نے امریکی سفیروں سے خطاب کرتے ہوئے مشرق بعید کے متعلق امریکہ کی وسیع النظر پالیسی کا خاکہ پیش کیا اور ہر ملک کے تعلق سے اس کی وضاحت کی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے بحرالکاہل میں فوجی طاقت کی حیثیت سے امریکہ کے موقف کی بھی وضاحت کی۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اگر معاہدہ کے علاقہ کے کسی ملک پر کمیونسٹوں نے حملہ کیا تو امریکہ معاہدہ منیلا کے تحت اس طاقت کو استعمال کرے گا۔ مسٹر ڈلس نے سفیروں کی کانفرنس میں اسی بات پر زور دیا کہ اگر چینی کمیونسٹوں نے مشرق بعید میں کھلا جارحیت کا ارتکاب کیا تو کوریا اور ہند چینی کے برعکس وہاں تین محاذوں پر جوابی وار کیا جائے گا۔

تجارتی نرخ

گوڑ ۱۰/۔ تا ۱۲/۔ شکر ۱۲/۔ تا ۱۳/۔ چینی دیسی ۳۰/۔ تا ۳۲/۔ تیل توریہ ۳۱/۸ تا ۳۲/۴ تیل تل ۳/۴ تا ۴/۴ تیل ناریل ۲۳/۸ تیل ملی ۰/۷ تا ۷۲/۔ مرچ سرخ ۱۳/۸ مرچ ۵۴/۵ الائچی ڈوڈہ ۲۹۵/۔ ڈنگ ۵۰۰/۔ الائچی خورد ۴/۴ سیر ہلدی ۶۵/۔ تا ۷۰/۔ نمک ۳/۴ تا ۲/۸ دیسی گھی ۱۵۲/۸ تا ۱۵۷/۔ ۱۹۶/۸ بناسپتی گھی ۷/۴ تا ۸/۔ ۳۸ تین۔ ماش سیاہ ثابت ۱۲/۔ تا ۱۲/۸ ماش سبز ۱۳/۔ تا ۱۳/۸ مونگ ثابت ۱۱/۔ تا ۱۱/۴ چنے ۷/۔ تا ۸/۔ کابلی چنے ۹/۔ تا ۱۴/۔ گندم ۱۱/۴ آٹا ۱۱/۴ دیسی صابن ۳۵/۔ تا ۴۸/۔ باجرہ ۱۲/۸ توریہ ۱۳/۸ تا ۱۵/۔ پھل توریہ ۳/۔ تا ۳/۴

نئے خوفناک ہتھیاروں کی وجہ سے برطانیہ کے عسکری نظام میں اہم تبدیلی ناگزیر ہے

لندن ۵ مارچ برطانیہ کے اعلیٰ حلقوں میں ملک کی بحری۔ ہوائی اور بری فوجوں کا ادغام موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اس وقت جبکہ ہائیڈروجن بم ایسے خوفناک ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں۔ اور جنگ کا فیصلہ سالوں کی بجائے گھنٹوں میں ہو سکتا ہے۔ پرانے عسکری نظام میں تبدیلی کی ناگزیر ضرورت ہے۔ خیال ہے کہ اگر برطانوی فوجوں میں اس قسم کی کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو برطانیہ کی تینوں فوجوں کے پہلے کمانڈر ارل مونٹ بیٹن ہوں گے۔ برطانوی ایوانِ عام میں کنزرویٹو پارٹی کے ایک رکن وائس ایڈمرل جان ہگز ہیلٹ نے ایک تقریر کے دوران میں بحری اور فضائیہ کے ادغام پر زور دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ موجودہ زمانہ میں ان دونوں طاقتوں کے باہمی ادغام ہی سے موثر عسکری نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ برطانیہ میں شہری دفاع اور بری فوج کی کوریں پہلے ہی باہمی اشتراک سے سرگرم کار ہیں۔ اسی طرح راڈر "انٹی ایرکرافٹ" اور خودکار ہتھیار استعمال کرنے والی دفاعی کوریں بھی بری اور فضائی فوجوں سے مل کر کام کرتی ہیں۔ ادھر برطانوی وزیر جنگ مسٹر انتھنی ہیڈ نے نئے سال کے فوجی اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے برطانوی فوج کی جدید تنظیم کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ "ہم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ فوج کے نظم و نسق۔ سامان حرب اور فوجی ٹریننگ کی اس طرح سے نشوونما کی جائے۔ کہ وہ جنگی ضروریات پر پوری اترے ایٹمی زمانے میں فوجی تیاریوں کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر انتھنی ہیڈ نے بتایا۔ کہ برطانیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ فوج کی تنظیم اسلحہ بندی اور تربیت اس طرح کرے۔ کہ اس ایٹمی قوت کو جو کہ اب تیار کی جا رہی ہے۔ بوقت ضرورت اچھی طرح کام میں لایا جا سکے۔

لارڈ مونٹ بیٹن

۵۴ سالہ لارڈ مونٹ بیٹن آئندہ ماہ پہلے Sea Lord کی حیثیت سے امیر البحر کا چارج لے رہے ہیں۔ "ڈیلی ایکسپریس" نے مجوزہ ادغام کے بعد پہلے کمانڈر انچیف کے لئے مونٹ بیٹن کا نام لیتے ہوئے ان صلاحیتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور بتایا کہ وہ مشترکہ عسکری عوامل کے چیف آف سٹاف رہ چکے ہیں۔ اور مجوزہ ادغام کے بعد کمانڈر انچیف کے عہدہ کے لئے موزوں ترین شخص ہیں۔

وائس ایڈمرل ہیلٹ جس وقت ایوان عام میں ادغام کی تجویز پیش کر رہے تھے۔ اس وقت ماؤنٹ بیٹن بھی "پیئرز" کی گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اس سلسلہ میں یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اس قسم کے ادغام کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ لیکن "ڈیلی ایکسپریس" کے خیال میں مجوزہ ادغام کے لئے موزوں

روس کے زیر اثر ملکوں میں انتخاب کس طرح ہوتے ہیں؟

برسلز ۵ مارچ۔ آزاد مزدور انجمنوں کی بین الاقوامی کنفڈریشن نے روس کے زیر اثر ملکوں میں انتخابات کے متعلق بعض حالات و واقعات کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ یہ رپورٹ اشتراکی اخبارات میں شائع شدہ خبروں کی اساس پر تیار کی گئی ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ موسم خزاں میں آہنی پردے کے پیچھے جو انتخابات ہوئے تھے۔ ان میں کیا کیا دھاندلیاں روا رکھی گئی تھیں۔ بین الاقوامی کنفڈریشن نے اپنی رپورٹ میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ کہ اشتراکیت کے زیر اثر ملکوں میں انتخاب یہ ثابت کرنے کی غرض سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ کہ پارٹی کو آبادی کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن نام نہاد امیدواروں کا تقرر انتخاب سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔ اور ان کے سوا کسی دوسرے آدمی کے نام رائے ڈالنے کی پرچی پر نہیں لکھے جاتے۔ اور اس طرح کمیونسٹ انتخاب کے نتائج کو یقینی بنا لیتے ہیں۔ رائے دہندگان ان امیدواروں کی مخالفت کا اظہار صرف اسی طرح کرتے ہیں۔ کہ وہ امیدواروں کی واحد فہرست پر خط تنسیخ پھیر دیں۔ یہ طریقہ خطرناک ہوتا ہے۔ اور اس میں ایسا کرنے والوں کو گرفتاری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی کمیونسٹ یہ جھوٹا اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ انتخابات میں پارٹی کے امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ کنفڈریشن نے کہا۔ کہ سنسرشپ کے باوجود اشتراکی ملکوں کے اخبارات میں ایسی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے جھوٹ میں کتنی صداقت ہے۔ کنفڈریشن کی رپورٹ کے مطابق ہنگری میں وہاں کے سرکاری اخبار "زادنیپ" نے لکھا ہے۔ کہ ایک علاقہ کے انتخابی جلسہ میں متعدد رائے دہندگان نے باآواز بلند شکایت کی۔ کہ وہ امیدوار کو نہیں جانتے۔ صدر جلسہ نے جواب دیا۔ جونہی آپ اسے منتخب کریں گے۔ امیدوار اپنے آپ کو آپ حضرات سے متعارف کرائیگا۔ کنفڈریشن نے اسی طرح پولینڈ کے اخبار "ٹولسی سزادا" سے اطلاع دی۔ کہ بہت سے دیہی علاقوں میں بیشتر کسانوں نے اکثر امیدواروں کے اور بعض نے تو ضلعی صوبائی عوامی کونسل کی رکنیت کے تمام امیدواروں کے نام کاٹ دیئے اخبار نے لکھا۔ "اس طرح کسانوں نے انتخاب کے منتظمین پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنا کام کرنے کے اہل نہیں ہیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں سے

احباب کرام کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۵ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو احباب حضور کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور جن حضرات نے بذریعہ فون و تار حضور کی مزاج پرسی کی۔ ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

عیادت کیلئے تشریف لانیوالے احباب

(۱) ملک غلام محمد صاحب زرگر سیکرٹری تبلیغ محلہ سندرانہ ضلع جہلم
(۲) قاضی عبدالرحمٰن صاحب دوالمیال
(۳) ملک نادر خاں صاحب کیمبلپور
(۴) سلطان بخش صاحب کلر کہار ضلع جہلم۔
(۵) محمد عبداللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ
(۶) خدا بخش صاحب گھسیٹ پور چک ۶۹ ضلع لائل پور
(۷) چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب سار چوری لاہور چھاؤنی۔
(۸) چوہدری محمد شریف صاحب کاکا آف ننگل باغباناں حال صریح چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور
(۹) نمائندہ چوہدری شیر محمد صاحب چک ۳۳ ضلع سرگودھا۔
(۱۰) بابو عزیز الدین صاحب پنشنر صحابی ظفروال
(۱۱) نذیر احمد صاحب چکوال
(۱۲) بشیر احمد صاحب صنعدار جرٹ الزالہ
(۱۳) محمد حیات خانصاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
(۱۴) میاں محمد فیروز صاحب مانگٹ اونچے۔
(۱۵) سید محمد اشرف صاحب بابری میاں چنوں
(۱۶) ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب دنداں ساز لائلپور
(۱۷) عظیم حسین صاحب حیدرآبادی جوہر آباد
(۱۸) چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر ڈسٹرکٹ جہلم
(۱۹) محمد حسن صاحب درانی چارسدہ
(۲۰) سردار عبدالرحمٰن صاحب کنری سندھ
(۲۱) محمد اکرم صاحب منہاس لاہور
(۲۲) محمد افضل صاحب ″ ″
(۲۳) رشید احمد صاحب ″ ″
(۲۴) ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ
(۲۵) عنایت کریم صاحب ″
(۲۶) مولوی ارجمند خانصاحب لاہور
(۲۷) مرزا غالب بیگ صاحب ″
(۲۸) مستری نذر محمد صاحب ″
(۲۹) حکیم میاں سراج دین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور

بذریعہ تار صحت کے متعلق دریافت کرنیوالے احباب

(۱) ملک عبدالرحمٰن صاحب بدین سندھ
(۲) جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
(۳) محمد طاہر صاحب جنڈ
(۴) خان خواص خانصاحب پشاور
(۵) میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ
(۶) چوہدری شریف احمد صاحب سنور وہاڑی
(۷) چوہدری عنایت اللہ صاحب منڈوالہ یار سندھ
(۸) خان سرور خانصاحب چارسدہ
(۹) ملک عبدالرحمٰن صاحب کراچی۔
(۱۰) سید محمد احمد صاحب پشاور
(۱۱) ڈیٹن مشن اوہایو امریکہ
(۱۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب اکوڑہ سرحد
(۱۳) خان عبدالرحمٰن صاحب نابیر کوٹلہ
(۱۴) صوفی محمد رفیع صاحب سکھر
(۱۵) ڈاکٹر رشید صاحب ڈھاکہ
(۱۶) سیدہ ناصرہ شریف احمد صاحب لنڈن
(۱۷) محمود احمد صاحب کنٹریکٹر کراچی
(۱۸) صغریٰ وزیہ بی بی صاحبہ کراچی
(۱۹) عطاء اللہ رحمت علی صاحب لاہور
(۲۰) مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ
(۲۱) خان بہادر دلاور خانصاحب مردان
(۲۲) شاہ جی محمد اکبر خانصاحب ترنگ زئی
(۲۳) پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کسموں مشرقی افریقہ

بذریعہ فون صحت کے متعلق دریافت کرنیوالے احباب

(۱) محمد شریف صاحب دفتر ٹیلیفون ایکسچینج لائلپور
(۲) مولود احمد خانصاحب لنڈن
(۳) رفیق احمد صاحب (برادر سید احمد صاحب عالمگیر) لاہور
(۴) مختار احمد صاحب کراچی

دستوریہ توڑنے کے اقدام کا پس منظر۔ ایڈووکیٹ جنرل نے

دو حلفی بیانات پیش کئے

فیڈرل کورٹ میں اپیل کی مزید سماعت پیر کو ہوگی

لاہور ۵ مارچ۔ پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے کل فیڈرل کورٹ کے روبرو سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپیل کی سماعت کے چوتھے دن دستوریہ توڑنے کے جواز میں دلائل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ عام غیر تحریری قانون common Law کے اصولوں انصاف۔ عدل اور نیک دلی کے تحت گورنر جنرل کا ۲۴ اکتوبر کا اعلان جائز و قانونی تھا۔

آپ نے کل اڑھائی گھنٹے کی سماعت کے دوران دو حلفیہ بیانات پڑھے۔ جن میں دستوریہ توڑنے کے اقدام کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے حلفیہ بیانات میں عدالت کو بتایا۔ کہ پنجاب اسمبلی نے ۱۹۵۱ء میں دستور ساز اسمبلی کے ارکان کے نئے انتخاب کا مطالبہ کیا تھا۔ مشرقی بنگال کی متحدہ محاذ پارٹی دستوریہ کی نمائندہ حیثیت کو چیلنج کرتی رہی۔ اس کے علاوہ ملک کے دوسرے سیاسی حلقوں کی طرف سے غیر نمائندہ دستوریہ کو توڑنے کا مطالبہ ہوتا رہا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے بعد صوبائی اسمبلیوں۔ اخبارات اور تقریباً تمام سیاسی حلقوں کی طرف سے دستور ساز اسمبلی توڑنے کے اقدام کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کے وکیل مسٹر چند ریگر نے عدالت عالیہ میں یہ حلفیہ بیانات پیش کئے کئے جانے پر اعتراض کیا۔ لیکن آنریبل چیف جسٹس نے یہ اعتراض مسترد کر دیا۔ اور مسٹر چند ریگر کو اجازت دی۔ کہ وہ بھی جوابی حلفیہ بیان پیش کر سکتے ہیں۔ مسٹر چند ریگر نے بتایا کہ وہ منگل کو حلفیہ بیان پیش کریں گے۔

ایڈووکیٹ جنرل نے حلفیہ بیانات پڑھنے کے علاوہ پاکستان میں عام غیر تحریری قانون کے اطلاق اور حکمناموں کے اجراء کی ضرورت کے مسئلہ پر بحث کی۔ آپ کی بحث ابھی جاری تھی۔ کہ سماعت پیر تک ملتوی کر دی گئی۔ خیال ہے۔ کہ پیر کو برطانوی وکیل مسٹر کینتھ ڈیپلاک بھی بحث شروع کریں گے۔

وزیراعظم مسٹر محمد علی ۲۸ مارچ کو

نئی دہلی پہنچیں گے

نئی دہلی ۵ مارچ۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر محمد علی بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو سے بات چیت کے لئے ۲۸ مارچ کو نئی دہلی پہنچیں گے۔ اس سے قبل مسٹر محمد علی ۲۵ مارچ کو نئی دہلی پہنچنے والے تھے۔ مگر ۲۵ مارچ کو برما کے وزیراعظم مسٹر یو نو دہلی آ رہے ہیں۔ ان کی آمد کے باعث پنڈت نہرو نے ۲۸ مارچ یا شروع اپریل کی کوئی تاریخ تجویز کی تھی۔ مسٹر محمد علی نے ۲۸ مارچ کی تاریخ منظور کر لی۔ مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو کی اس ملاقات کے دوران زیر بحث آنے والے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ قضیہ کشمیر ہے۔

پاکستان و برطانیہ عراق اور ترکیہ کے

معاہدہ میں شامل ہو جائینگے

لنڈن ۵ مارچ۔ خیال ہے برطانیہ اگلے ماہ ترکیہ اور عراق کے معاہدہ میں شامل ہو جائے گا۔ پاکستان اور امریکہ بعد ازاں اس دفاعی معاہدہ میں شمولیت کا اعلان کریں گے۔ ترکیہ اور عراق کے معاہدہ میں برطانیہ کے شامل ہوتے ہی برطانوی عراقی معاہدہ کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ یاد رہے۔ اس معاہدہ کی میعاد دو سال تک ختم ہونے والی ہے۔ اور عراقی وزیراعظم جنرل نوری السعید کئی بار اس پر نظر ثانی کا مطالبہ کر چکے ہیں۔

قاہرہ ۵ مارچ۔ حکومت مصر نے غازا کی سرحد سے ۲۸ میل دور ساد کے علاقہ میں اپنی فوجیں بھیج دی ہیں۔ تین دن ہوئے اسرائیلی فوج نے یہاں ۳۸ مصریوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ ادھر کل سوڈان کے وزیراعظم اسماعیل الازہری نے غازا کے علاقہ میں اسرائیلی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے مصر کو مکمل حمایت کا (بقیہ صفحہ...)